مولانا عزیز زبیدی۔ واربرٹن (شیخوپورہ)

کوئی بے زباں بھی بھوکا نہ رہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا، رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ (مسلم)

"حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: آگ (دوزخ مجھ پر ظاہر کی گئی تو اس میں) میں نے بنی اسرائیل کی ایسی عورت کو (جلتے ہوئے) دیکھا جس کو اپنی ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا، اسے باندھ رکھا، کھانے کو کچھ نہ دیا، اسے چھوڑا بھی نہ کہ حشرات الارض کھائے، یہاں تک کہ وہ اسی حال میں مر گئی (اس کے علاوہ) میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ (دوزخ کی) آگ میں اپنی آنتیں گھسیٹتا پھرتا تھا۔ (یہ وہ) شخص تھا جس نے بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی رسم ایجاد کی تھی۔"

جانور گو بے زبان ہوتے ہیں تاہم وہ جان رکھتے ہیں ان کے ساتھ بے رحمانہ سلوک کرنے کی کسی کو بھی اجازت نہیں ہے، اپنے مال مویشی سے لوگ کام لیتے ہیں مگر بعض بے رحم لوگ ان کو اس بے رحمی سے مارتے ہیں کہ اللہ کی پناہ، خدا کے ہاں اس کی سخت پکڑ ہوگی جہاں بکری، بکری سے قصاص لے رہی ہوگی، وہاں عقل و ہوش کے مالک انسان کو کب معاف کیا جائے گا۔؟ سوچ لیجئے!

اس کے ساتھ آپ یہ بھی غور کریں کہ:۔ جو اسلام "بلی" جیسی شئے کو بھوکا رکھنے اور بھوکوں مارنے کی اجازت نہیں دیتا، اس سے یہ کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ:۔ وہ بندگانِ خدا (کو) نکبت، فلاکت یا ان کو بھوکوں مارنے کی اجازت دے گا؟ یا قوم اور ملک کو فقر و فاقہ کی

چکی میں پیسنے کب کسی کو موقعہ دے سکتا ہے ؟

ایک دفعہ ایک بھوکے اونٹ نے حاضر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ دائر کیا تھا کہ : اس کا مالک اس سے کام تو سیر ہو کر لے لیتا ہے مگر اسے کھانے کو حسب ضرورت نہیں دیتا ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے حکم دیا کہ اسے میرے پاس بیچ دو ۔ لیکن پتہ چلا کہ مالک کے پاس بھی یہی واحد ذریعۂ معاش ہے تو پھر آپ نے اسے ان کے پاس رہنے دیا اور حکم دیا کہ تو پھر اس کے ساتھ اچھا سلوک اور معاملہ کیا کرو ۔

فَلَمَّا رَاٰہُ الْبَعِیْرُ جَرْجَرَ وَوَضَعَ جِرَانَہٗ فَوَقَفَ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ . اَیْنَ صَاحِبُ ھٰذَا الْبَعِیْرِ فَجَاءَہٗ فَقَالَ بِعْنِیْہِ فَقَالَ بَلْ نَھَبُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنَّہٗ لِاَھْلِ بَیْتٍ مَا لَھُمْ مَعِیْشَۃٌ غَیْرُہٗ قَالَ اَمَّا اِذَا ذَکَرْتَ ھٰذَا مِنْ اَمْرِہٖ فَاِنَّہٗ شَکَا کَثْرَۃَ الْعَمَلِ وَقِلَّۃَ الْعَلَفِ فَاَحْسِنُوْا اِلَیْہِ (شرح السنۃ ۔ مشکوٰۃ باب المعجزات)

جو ذاتِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے زبانوں کی بھوک اور پیاس دیکھ کر یوں بے چین ہو جاتی ہو کیا اس کے بارے میں یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہ : ۔ قوم کے کمزور لوگوں کی بھوک اور پیاس کی بنیادوں پر کسی سرمایہ دار کو اپنے عیش و نشاط کے محل تعمیر کرنے کی اجازت دے دے گی ؟

کہ ایں خیالست و محال است و جنوں

یہ بات ہمارے لیے انتہائی تکلیف دہ ہے کہ : ۔ قرآن و حدیث کی واضح تعلیمات اور تصریحات کے باوجود، بر خود غلط اور نام نہاد مسلمانوں کا ایک گروہ اسلام کے بجائے اپنی اقتصادی مشکلات کے حل کیلیے سوشلزم اور کمیونزم کی طرف لپکتا اور لپکتا ہے ۔ اور ان شاطر سیاستدانوں کے کھیرے میں آکر گلا پھاڑ پھاڑ کر سوشلزم آوے ہی آوے کے نعرے لگاتا ہے جو اپنے اقتدار اور کرسی کے حصول کے لیے اس نعرہ کو استعمال کرتا آ رہا ہے ۔ حالانکہ وہ خود بہت بڑے سرمایہ دار بھی ہوتے ہیں مگر اس کے باوجود عوام کے لیے ان کو پہچاننا اور سمجھنا مشکل ہو رہا ہے ۔

اقوام مغرب جن کی اکثریت غیر مسلم ہے ان میں اس نعرہ کے لیے کچھ زیادہ کشش نہیں پائی جاتی مگر وہ مسلم جس کو بالخصوص یہود اور ہنود کے افکار اور اعمال سے پرہیز کرنے کی ہدایت کی گئی ہے ، وہ ہیگل ، کارل مارکس جیسے یہودیوں کی اس " دریافت علم " پر سر دھننے لگ گئے ہیں ۔ مقام حیرت ہے ۔

اس سے زیادہ مقامِ حیرت یہی کہ : ۔ سوشلزم کی مخالف اقوام نے سوشلزم کی مضرت سے

آگاہ ہونے کے باوجود اسے اپنے اپنے ملکوں میں کام کرنے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ حالانکہ سوویت یونین کے کسی گوشہ میں مخالف اقوام کو اپنے افکار کی تبلیغ اور نشر واشاعت کی کوئی اجازت نہیں ہے، آخر ایسے کم ظرف لوگوں اور حکومتوں کے مقابلے میں، اپنی وسعت ظرف کے نمونے پیش کرنے کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے؟ ہمارے نزدیک سوشلزم کے سلسلے میں غیر کمیونسٹ ممالک کی یہ وسعت ظرفی، بے غیرتی اور گندذہنی کی بات ہے، رواداری کی نہیں ہے۔

سوویت یونین کے ماحول میں کسی غیر کمیونسٹ ملک کو اپنے افکار اور نظریات کے پرچار کی قطعاً اجازت نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص کھلے بندوں قرآن پاک کی صرف تلاوت ہی کرتا ہے، تو اسے اس کی بھی اجازت نہیں ملتی ـــــ ہم سمجھتے ہیں یہ کافر اپنی کافری میں جس قدر پختہ اور مخلص ہے، مسلم اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک گو یہ ایک بری مثال ہے۔ تاہم اسے جو بھلا کام تصور کرتا ہے، اس سلسلے میں اس کی یہ استقامت قابل داد ہے اور اس کی یہ غیرت کہ وہ اس کے خلاف کسی تحریک کو رواداری اور کشادہ دلی کے نام پر برداشت نہیں کرتا۔

ہم نے سوشلزم کے داعیوں کو غیر کمیونسٹ ممالک میں اپنے نظریات اور افکار کی تبلیغ اور نشر واشاعت کی اجازت دے کر ہر دلعزیز بننے کے مواقع فراہم کر دیئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب روسی فوجیں کسی غیر کمیونسٹ ملک کے دروازہ پر آکر دستک دیتی ہیں تو ان کو خوش آمدید کہنے کے لیے ملک کے اندر ایک مؤثر طاقت مل جاتی ہے جو ان کی ہر جارحیت کے اتمام کے لیے دینی خدمات پیش کر دیتی ہے ـــ افغان ہوں یا کوئی اور دوسری قوم اسوشلزم کی تبلیغ کو برداشت کرنے کے جو نمونے چھوڑے ہیں، وہی بعد میں ان کے لیے عذاب بھی بنے ہیں۔

ہمارے نزدیک سوشلزم ہو یا کیونزم اپنے اپنے اعتبار سے وہ روحانیت کی نفی ہے اللہ برحق کی نفی ہے بلکہ آخرت اور خدا کے حضور پیش ہونے کی نفی اور نفس وطاغوت کی الوہیت پر ایمان اور یقین کے اتمام کا نام ہے۔ اس لیے اسلام میں اس قسم کے نظریات کے پرچار کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ اس کے باوجود کچھ سیاسی شاطروں نے عوام کا استحصال کرنے کے لیے اس کو ملک میں ہر دلعزیز بنایا اور قوم کے اندر ایک ایسا طاقتور گروپ پیدا کر ڈالا جس نے اپنی کرسی کی خاطر بیرونی جارحیت کی تکمیل کے لیے اس گروپ کی خدمات سیئہ کو استعمال کیا۔

حکومت پاکستان کا یہ دینی فریضہ اور قومی ضرورت ہے کہ: ۔ سوشلزم کا ہر نشان مسمار کر دے اور اس کی تبلیغ کو ملک اور قوم سے غداری کے مترادف قرار دے کر ان غداروں کے لیے عبرت آموز

سزا دے۔ تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ یہ سوشلسٹ دراصل روس کے ایجنٹ ہیں، ہیگل اور کارل مارکس کی روحانی اولاد ہے، ملک میں سوشلزم کو ہر دلعزیز بنا کر روسی جارحیت کے لیے فضا ہموار کرتے رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو سوشلزم آ وے ہی آوے کا نعرہ لگا کر ملک اور قوم کو ایک خطرناک ابتلاء سے دوچار کرنے کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اگر وقت پر ان کی گرفت نہ کی گئی تو فاکم بدہن ممکن ہے کہ پوری قوم کسی مہلک فتنہ میں مبتلا ہو جائے۔

بہرحال اسلام، ہر اسلامی مملکت کی یہ ذمہ داری قرار دیتا ہے کہ ملک کا کوئی متنفس بھوکا نہ سوئے اور اپنی بنیادی ضروریات کی حد تک محروم نہ رہے۔ صرف انسان نہیں، جانوروں تک کی دیکھ بھال اس کی ذمہ داری ہے۔

اس کے باوجود لوگ سوشلزم کا نعرہ لگاتے ہیں، وہ دشمن دین ہیں یا قوم کے بدخواہ، اس لیے ایسے لوگوں کا محاسبہ جاری رکھا جائے، تاکہ سر اٹھانے سے پہلے اس فتنہ کی سرکوبی ممکن ہو سکے۔

مندرجہ بالا حدیث سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جانور ہوں یا پرند چرند، کمزور لوگ ہوں یا نوکر چاکر ان سب کے ساتھ معاملہ شریفانہ اور رحمدلانہ کیا جائے۔ یہاں تک کہ حضور کا ارشاد ہے کہ: ذبح کرنے کے لیے جو چھری استعمال کی جائے تیز ہونی چاہیے تاکہ آسانی کے ساتھ اس کی جان نکلے۔ آخر وہ بھی جان رکھتے ہیں، تاگزیر ضرورت سے زیادہ کسی جاندار کو دکھ نہ دیا جائے۔

(بقیہ : ۔ اسلامی حاکمیت کا تصور)

قائل ہو سکتے ہیں۔؟ عوامی حاکمیت کے اس باطل نظریئے کے مقابلے میں اسلام کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے تصور کی حقانیت کو سمجھنا مشکل نہیں۔ اسلام میں حاکمیت کی سزاوار ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ کاروبارِ مملکت چلانے کے لیے خلافت کا منصب ہے، جو اختیار کے لیے عوام کا محتاج نہیں۔ کیونکہ عوام اختیارات کا سرچشمہ نہیں، وہ اختیارات کے حقیقی سرچشمے یعنی اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ اس لیے وہ عوام سے اطاعت طلب کر سکتا ہے۔ اگر "حاکمیت" عوام سے مخصوص ہو تو ہیئت مقتدرہ عوام سے اطاعت کیونکر طلب کر سکتی ہے اور اگر طلب کرتی ہے تو اس کا کوئی قانونی اور اخلاقی جواز نہیں۔ عوامی حاکمیت اور عوامی نمائندگی کا تصور ہی درحقیقت فریب پر مبنی ہے۔ اور یہ ہم مسلمانوں کے بنیادی عقائد کی بھی نفی کرتا ہے یہ کوئی دقیق نکتہ نہیں جو سمجھ میں نہ آ سکے لیکن معلوم نہیں ہمارے دانشور سیاستدان اور علماء اس پر کیوں غور نہیں کرنا چاہتے۔!